بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنج شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۶ ہجرۃ ۱۳۴۲ ھش | ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۱۴

یہ امر حیران کن ہے کہ ایک ایسی کتاب کو ضبط کیا گیا ہے جو اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کو آشکار کرنے کیلئے لکھی گئی تھی

حکومت ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کر کے اسے واپس لے

مغربی پاکستان اسمبلی کے دو معزز اراکین کا صوبائی حکومت سے مطالبہ

حکومت مغربی پاکستان نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق حال ہی میں جو حکم صادر کیا ہے اس پر مغربی پاکستان اسمبلی کے دو اراکین منظور حسین صاحب اور رائے منصب علی خان صاحب نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے اس حکم کو واپس لینے کی درخواست کی ہے چنانچہ انہوں نے صدر مملکت، گورنر مغربی پاکستان، وزیر داخلہ اور سیکرٹری وزارت داخلہ کے نام جو مکتوب ارسال کئے ہیں۔ ان کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

منظور حسین صاحب کا مکتوب

جناب عالی!

یہ معلوم کر کے صدمہ ہوا کہ حکومت مغربی پاکستان نے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد یقیناً پاکستان کے امن پسند اور قانون کی پابندی اور اس کا احترام کرنے والے شہری ہیں۔

یہ امر حیران کن ہے کہ ایک ایسی کتاب جو اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کو آشکار کرنے کے لئے لکھی گئی تھی اسے ایک اسلامی حکومت نے ضبط کیا ہے۔ جبکہ اس عیسائی حکومت نے جس کے عہد میں یہ لکھی گئی۔ اور شائع ہوئی اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

التماس ہے کہ ازراہ کرم ضبطی کا حکم واپس لیا جائے۔

آپ کا تابعدار

منظور حسین ایم۔ پی۔ اے و پارلیمنٹری سکرٹری (شیخوپورہ)

رائے منصب علی خان صاحب کا مکتوب

جناب عالی!

یہ امر بہت صدمے کا موجب ہے کہ صوبائی حکومت نے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

یہ کتاب اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں اس لئے لکھی گئی تھی کہ تا اسلام کے خلاف عیسائی مشنریوں کے شدید حملوں کو روکا اور ان کا سدباب کیا جا سکے۔ یہ بات تکلیف دہ ہے کہ ایسی کتاب اتنے سخت اقدام اور کارروائی کا نشانہ بنی۔ یہ بات اور بھی زیادہ افسوسناک بن جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ برطانوی حکومت کے ۶۰ سالہ دور میں تو (جبکہ وہ ایک عیسائی حکومت تھی) اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا اور نہ اس کی اشاعت پر کوئی نوٹس لیا گیا۔

اندریں حالات التماس ہے کہ حکومت اس کتاب کی ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کرے

آپ کا تابعدار

رائے منصب علی خاں ایم۔ پی۔ اے (شیخوپورہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۱۵ مئی بوقت ۸½ بجے صبح

کل صبح حضور کو کچھ ضعف کی شکایت تھی۔ پھر طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہو گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے لئے دعا کی تحریک

مکرم جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ بخار گردوں کے انفکشن کی وجہ سے تھا جو تشویشناک حد تک بڑھ گئی تھی۔ معائنہ پیشاب سے معلوم ہوا ہے کہ اب گردوں کی تکلیف میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت حد تک افاقہ ہے الحمد للہ علیٰ ذالک

کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ اور دین کی خدمت کرنے والی صحتمندانہ زندگی کے لئے دعا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم دفتر جماعت احمدیہ لاہور)

سنگاپور احمدیہ مشن کا پتہ

سنگاپور احمدیہ مشن کے نام اب بھی بعض احباب خصوصاً بیرونی مشن خطوط و کتب وغیرہ پوسٹ بکس نمبر ۲۲ Katong سنگاپور کے پتہ پر ارسال کرتے ہیں حالانکہ گزشتہ سال بھی یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ پوسٹ بکس غیر ضروری سمجھ کر ہم نے مدت سے چھوڑ دیا ہوا ہے۔ سابقہ پتہ پر ڈاک ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے احباب جماعت اور خصوصاً بیرونی مشنوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ اب سنگاپور احمدیہ مشن کا مستقل پتہ مندرجہ ذیل ہے

Ahmadiyya Mission
111 Onan Road
Singapore 15

خاکسار: محمد صدیق امرتسری انچارج سنگاپور مشن

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۶۳ء

موجودہ عیسائیت اسلامی ممالک میں بے پردگی اور بے شرمی پھیلا رہی ہے

عیسائیت نے اسلامی ممالک میں مشن قائم کرکے اندرونی طور پہ اسلامی اخلاق پر سخت حملہ کر رکھا ہے جو ہتھیار عیسائیت استعمال کر رہی ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اسلامی ممالک میں مستورات میں خاص طور پر بے شرمی اور بے حیائی کو رواج دیا جا رہا ہے جب تک عیسائیت کا خروج نہیں ہوا تھا اور وہ عیسائی پادری اسلامی ممالک میں طاقت کے سہارے نہیں گھسے تھے اسلامی سوسائٹی نہایت پاکیزہ تھی مسلمان عورتیں پردہ کی پابند تھیں اور جو پابند نہیں تھیں وہ بھی نہایت شرم وحیا کی زندگی بسر کرتی تھیں۔ کسی قسم کی ظاہرہ بداتی ان میں پیدا نہیں ہوتی تھی مگر جب سے عیسائی مشن اسلامی اسلامی ممالک میں قائم ہوئے ہیں۔ بے شرمی اور بے حیائی کے دروازے کھل گئے ہیں۔ عیسائی عورتوں کی بے باکی اور شرم وحیا سے عاری طرز زندگی سے مسلمان عورتیں بھی متاثر ہوتی ہیں اور اب یہ حال ہو گیا ہے کہ بے پردگی کو بھی تہذیب کا نشان سمجھا جاتا ہے اور جو مستورات پردہ کرتی ہیں انکو بعض صورتوں میں تحقیر کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

بے شک برصغیر ہند میں ہندو اور اور اقوام پردہ کی پابند نہیں ہیں لیکن اسلامی سوسائٹی کے اثر سے ان میں بھی عورت کے متعلق غیرت کا مادہ پیدا ہو گیا تھا اور گھونگھٹ وغیرہ قسم کا پردہ رواج میں داخل ہو گیا تھا۔ اعلےٰ ذات کے ہندو تو مسلمانوں کی طرح پردہ کی پابندی کرنے لگے تھے اور پردہ کے متعلق ان میں بھی تقریباً وہی رسوم جاری ہو گئی تھیں جو مسلمانوں میں تھیں لیکن جب یہاں انگریز کے آنے کے ساتھ پادریوں نے عیسائی مشن کھولے تو ہندو قوم نے بھی پہلے متاثر ہو کر ان کی رسوم اختیار کرنا شروع کر دیں تاہم بہت سے ہندو گھرانے ایسے موجود ہیں جو اب بھی مسلمانوں کی طرح پردہ کے پابند ہیں۔

الغرض اسلام نے ان اقوام میں بھی شرم وحیا کے جذبات ابھار دئے تھے جن میں ابتداءً پردہ کی پابندی نہیں کی جاتی تھی۔ خود دیسی عیسائیوں میں بھی اب تک ایسے لوگ ہیں جو اگرچہ پردہ کی ایسی پابندی تو نہیں کرتے جس طرح مسلمان کرتے ہیں مگر مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول کو بھی پسند نہیں کرتے جیسا کہ عیسائیوں کی اکثریت کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت ہی ہے جسنے تمام دنیا کی شرم وحیا کا اس وقت بیڑا غرق کر رکھا ہے۔

عیسائی عورتیں نہ صرف بے پردہ رہتی ہیں بلکہ ایسا لباس پہنتی ہیں جس کو دراصل لباس کی توہین کہنا چاہیئے۔ ناچ رنگ کی محفلیں ان کیلئے شیر مادر کے مترادف ہیں۔ مغرب کی عیاشانہ تہذیب کو نوجوانے دیتے ہوئے مخلوط محفلیں گرم کرنا۔ یہاں تک کہ چندہ کے لئے ناچ کی مجلسیں قائم کرنا عام طور پر کار خیر سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو خیرات کے لئے ایسے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں جو بات دور تک نکل جاتے ہیں۔ بڑے بڑے پادری ان محفلوں کو منعقد کرتے ہیں اور حسین عورتوں کو جو دلآویز لباسوں میں ملبوس ہوتی ہیں ان محفلوں کی رونق بڑھانے کے لئے خاص طور سے ترغیب دی جاتی ہے۔ گرجوں کی رونق بڑھانے کے لئے بھی یہ ہتھیار بڑا کارگر سمجھا جاتا ہے۔ اتوار کو دعا اور وعظ سنانے کے بہانے سے جوان مردوں اور عورتوں کو اختلاط باہمی کا ایسا موقع دیا جاتا ہے کہ جس سے دراصل دین کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔

اسلامی ممالک میں مسلمانوں کو عیسائی بنانے کے لئے بھی یہ غیر اخلاقی ہتھیار پورے اہتمام کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اکثر تعلیم یافتہ مسلمان نوجوانوں کو گھیرنے کے لئے اس کو کام میں لایا جاتا ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اب مسلمان عورتوں میں بھی بے پردگی بڑھتی جاتی ہے اور افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان میں سکولوں میں مخلوط تعلیم کے علاوہ بھی ثقافت اور تربیت کے بہانے سے ناچ وغیرہ کا رواج ترقی پا رہا ہے۔ اور ہمارے سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والے لڑکے اور لڑکیاں اب بعینہٖ عیسائیوں کی طرح بے حیائی اور بے شرمی کے اسباق میں طاق ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ مرض اتنا بڑھتا جا رہا ہے کہ کنٹرول سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ مسلمان والدین اس سے سخت نالاں ہیں۔

ہم یہاں پردہ کے کیف وکم پر بحث نہیں کرنا چاہتے تاہم یہ حقیقت ہے کہ اسلام نے عورتوں کے لئے پردہ پر بہت زور دیا ہے اور جو لوگ موجودہ سخت پردہ کے خلاف بھی ہیں وہ بھی بڑھتی ہوئی بدعنوانیوں سے سخت بیزار ہیں اور اس میں شبہ کرنے کی گنجائش نہیں ہے کہ مسلمانوں میں یہ بڑھتی ہوئی بے حیائی اور بے شرمی عیسائیوں کی وجہ سے پھیل رہی ہے۔ عیسائیوں نے ان آزادیوں کے لئے خود انجیل میں بھی تحریفیں کر لی ہوئی ہیں۔ اور "عہد نامہ جدید" میں ایسی باتیں داخل کر دی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ گویا خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی عورتوں سے میل جول رکھتے تھے۔ چنانچہ ان میں آتا ہے کہ آپ غیر عورتوں سے پاؤں دھلواتے اور سر پر تیل ملواتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ آپ بطور نبی اللہ ہونے کے قوم کے باپ کی حیثیت رکھتے تھے مگر ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ وہ غیر عورتوں سے اس طرح آزادانہ میل جول پسند کرتے تھے جس طرح کہ اناجیل اربعہ میں بیان کیا گیا ہے۔

یہ امر ظاہر و بیّن ہے کہ ہمارے ملک اور دیگر اسلامی ممالک میں بے پردگی اور بے شرمی کے دروازے عیسائی مشنوں ہی نے کھولے ہیں اور اس طرح اسلامی اخلاق پر وہ سخت ضرب لگا رہے ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اور اسلام میں پردہ کو لازمی قرار دیا گیا ہے اس لئے اگر ہم میں اسلامی اخلاق کی ذرا بھی محبت باقی ہوتی تو چاہیئے تھا کہ ہم عیسائیوں کو بھی پردہ کو نگاہ رکھنے کا پابند بناتے مگر یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ عیسائی عورتیں اپنی آزادیوں کو ہمارے معاشرے میں بھی بڑی تیزی کے ساتھ داخل کر رہی ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے لوگ اس سے بالکل بے پرواہ ہیں اور زیادہ افسوس یہ ہے کہ اونچے طبقے میں بے پردگی کو بھی ایک تہذیب کا لازمہ سمجھا جا رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا فرض تھا کہ ہم ایسا قانون بناتے کہ عیسائی عورتوں کو بھی کھلے طور پر اپنے حسن کی نمائش کرنے کی جرأت نہ ہوتی مگر آج یہ حال ہے کہ مشنری عورتیں گھروں میں گھس گھس کر اپنا بُرا نمونہ نوجوان مسلمان عورتوں کے سامنے پیش کرتی ہیں اور ان کو مشنوں کی آزادیوں کے سبق دیتی ہیں چنانچہ پچھلے دنوں ہم نے عیسائیوں

(باقی صفحہ ۸ پر)

ضبط

ہے دہر میں رائج نیا آئین نیا ضبط
ڈر ہے کہ نہ ہو جائے کہیں "ذکرِ خدا" ضبط

ہے شرک کی تبلیغ و اشاعت تو بلا روک
اور شرک کی تردید میں جو میں نے کہا ضبط

اس باغ میں آزاد ہے غُل زاغ و زغن کا
قمری کی صدا بند ہے بلبل کی نوا ضبط

فریاد مری جائے گی تا عرشِ معلّٰی
کر سکتا نہیں کوئی مرا دستِ دعا ضبط

پولوس کہے "لعنتی" عیسیٰؑ کو غضب ہے
کیوں نام "گلیتوں" کے نہ خط اس کا ہوا ضبط

مرزا نے جو طاعون کی تجویز دوا کی
طاعون کو کھُل دی ہے مگر کی ہے دوا ضبط

اک پاک نبی اللہ کی مصنوعی تصاویر
بِکتی ہیں کلیساؤں میں بے قید و بلا ضبط

بازار میں یوں پھرتی ہے ہر کوتہ قبا زن
ابلیس نے کر لی ہے مگر شرم وحیا ضبط

تنویرؔ ہمیں بخشی گئی قوتِ برداشت
دل پر بڑا قابو ہے بڑا صبر بڑا ضبط

احمدیہ مسجد ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں عیدالاضحیہ کی کامیاب تقریب

جرمن نومسلموں کے علاوہ پاکستان۔ افغانستان۔ ترکی۔ اردن اور غانا کے مسلمانوں کی شرکت

ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اور پریس کے نمائندوں کی آمد

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی عیدالاضحیہ کی تقریب منانے کے لئے ماہ اپریل سے تیاری شروع کی گئی۔ ایک ہزار دعوت نامے ٹرکش زبان میں اور پانچ صد جرمن زبان میں شائع کئے گئے۔ جرمنی کے نومسلموں کے علاوہ دیگر ممالک کے مسلمانوں کو ہجرت اور اس کے قرب وجوار اور دور دراز علاقوں میں بھیج کر دعوت نامے تقسیم کئے گئے اور عید کی نماز مسجد میں پڑھنے کی تلقین کی گئی۔ نیز یہاں مختلف اداروں کو Contact کر کے مسلمانوں کے ایڈریس جمع کئے۔ اور پھر انہیں دعوت نامے بھجوائے۔

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے اس دفعہ ٹیلی ویژن کے محکمہ متعلقہ کے انچارج مسٹر Housewald کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ اسی طرح ریڈیو اور پریس والوں کو بھی مدعو کیا گیا۔

عید کی تقریب مورخہ ۱۴ مئی کو عمل میں آئی۔ نماز کا وقت ½۱۰ بجے مقرر تھا لیکن ہیمبرگ کے باہر کے علاقوں سے احباب ½۸ بجے سے آنے شروع ہو گئے۔ ۹ بجے تک مسجد حاضرین سے پر ہو چکی تھی۔ تشریف لانے والوں میں پاکستان افغانستان۔ ترکی۔ اردن اور افریقہ کے مسلمان بھی شامل تھے۔ عبدالحمید صاحب ڈنگر جرمن نومسلم جو معذور ہیں۔ اور سہارے سے چلتے ہیں نماز میں شرکت کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ آپ اپنے مکان کی بالائی منزل میں رہتے ہیں۔ ان کے گھر والوں نے بتایا کہ ہمیں ان کو نیچے اتارنے میں آدھ گھنٹہ لگا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۹۵۵ء میں ہیمبرگ تشریف لائے تو یہی دوست باوجود معذور ہونے کے روزانہ حضور کو ملنے کے لئے جاتے اور اکثر وقت حضور کے پاس ہی بیٹھے رہتے۔ اور حضور کی مقدس صحبت سے مستفیض ہوتے

مسٹر سعید جرمن نومسلم دل کے خطرناک عارضہ میں مبتلا ہیں۔ اور ہیمبرگ سے ۳-۴ میل کے فاصلہ پر رہتے ہیں۔ وہ بھی نماز میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔ اسی طرح مسٹر عمر Rumph جرمن نومسلم جن کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ ہے اور ہیمبرگ سے باہر رہتے ہیں تکلیف اٹھا کر عید کے موقعہ پر تشریف لائے۔ اور دوسرے جرمن احمدی احباب کی تعداد بھی اس دفعہ زیادہ تھی۔

ہفتہ کا روز کاروبار کا ہوتا ہے لیکن پھر بھی یہ لوگ اپنے کاروبار کو چھوڑ کر اسلام کے حکم پر عمل پیرا ہونے کے لئے دور ونزدیک سے مسجد میں جمع ہو گئے۔ اور بعد شوق نماز میں شمولیت اختیار کی۔ ان سعید روحوں کو مسجد میں خدا تعالیٰ کے حضور جھکتے دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ ان کی آمد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ جن کے فدائیوں کے ذریعہ رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام لیوا عیسائیت کے مرکز یورپ میں پیدا ہو رہے ہیں۔

نماز میں شامل ہونے والے احباب کے پیش نظر میٹنگ ہال میں بھی مزید گنجائش نکالی گئی۔ مستورات نے جگہ کی قلت کے باعث دفتر کے کمرہ میں نماز ادا کی۔

اس دفعہ یہ احساس شدت سے ہوا کہ ہماری مسجد تنگ ہے۔ شامل ہونے والے احباب نے بیک زبان بار بار اس بات کا اظہار کیا۔ کہ مسجد کی توسیع کب عمل میں آئے گی۔

نماز ٹھیک ½۱۰ بجے پڑھائی گئی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری صاحب نے خطبہ دیا۔ اس خطبہ میں آپ نے خاص طور پر اس امر کا اظہار فرمایا کہ ہم کیوں ہر سال عیدالاضحیہ کی تقریب مناتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ ہم خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یاد میں یہ دن مناتے ہیں تا کہ وہ قربانیاں جو آپ نے اور حضرت ہاجرہ رضی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیں۔ وہ قیامت تک جاری رہیں۔ اور دنیا کبھی بھی اور کسی وقت بھی اپنے خالق و مالک کو نہ بھولے۔

خطبہ کے بعد آپ نے اختتامی دعا کرائی۔ اس کے بعد تمام احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ اور اسلامی اخوت اور مساوات کا عملی نمونہ پیش کیا۔ ازاں بعد احباب کی خدمت میں ناشتہ اور ایک بجے کے قریب بہت سے احباب کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔

اس سلسلہ میں مکرم چوہدری صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی خاص طور پر مبارکباد کی مستحق ہیں کہ جنہوں نے کثیر مہمانوں کے لئے بہت اچھا کھانا تیار کیا۔ خدا تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے آمین

ریڈیو

عید سے دو روز قبل ریڈیو کے نمائندے مسجد میں آئے اور مکرم چوہدری صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کر کے لے گئے۔ جو عید کے روز ایک بجے براڈ کاسٹ کیا گیا۔ اس انٹرویو میں مکرم چوہدری صاحب نے اونچی آواز سے سورۃ فاتحہ کی تلاوت فرمائی۔ اور اس کے بعد حج کی فلاسفی۔ عید کی غرض و غایت۔ اسلامی تعلیمات بالخصوص اسلامی اخوت پر زور دیا اور مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔ اسی طرح اسلام کے بارہ میں پھیلی ہوئی بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کا موقعہ ملا۔

ٹیلی ویژن

ٹیلی ویژن والوں نے ایک سکیم وقت مقررہ پر بھجوا دی۔ انہوں نے نماز اور خطبہ کے علاوہ دیگر مناظر کی فلم اتاری۔ یہ فلم اسی روز شام کے سات بجے ایک اہم پروگرام میں دکھلائی گئی۔ جس میں مسجد اور اس پر کندہ نام فضل عمر مسجد۔ نماز۔ خطبہ اور دعا کے نظارے دکھلائے گئے۔ رپورٹر نے Commentary کرتے ہوئے جماعت احمدیہ اور اس کے مشنوں اور تبلیغی مساعی کا خاص طور پر ذکر کیا۔ اور اسی طرح تصویری زبان میں بھی خدا تعالیٰ نے اسلام کا نام جرمنی کے کونہ کونہ میں پہنچانے کا موقعہ عطا فرمایا۔

پریس

پریس کا نمائندہ بھی وقت مقررہ پر آ گیا۔ اور اس نے اپنی خبر میں نماز خطبہ دعا اور احباب کا ایک دوسرے کو اشتیاق اور محبت سے عید مبارک کہتے ہوئے مصافحہ اور معانقہ کرنے کا ذکر کیا۔ متعدد فوٹوز لئے اور مختلف اخباروں کو بھجوائے۔

چند ماہ سے ہماری یہاں شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ اور ایک عنصر ہماری مسجد میں لوگوں کو آنے سے روکتا ہے۔ ان کی مخالفت کے باوجود اور باوجود اس کے کہ ہیمبرگ میں پانچ چھ مختلف جگہوں پر نماز عید ادا کی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہماری تائید و نصرت فرمائی۔ اور پہلے سالوں سے بڑھ کر جرمن نومسلم اور دوسرے ملکوں کے مسلمان نماز عید کے لئے تشریف لائے الحمد للہ

بالآخر درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ اور ہمیں صحیح معنوں میں اسلام و احمدیت کا خادم بنائے۔ آمین

شیخ خورشید احمد

اسلامی حکومت میں اسلامی لٹریچر کی ضبطی

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے بالمقابل اسلام کی فضیلت و برتری کو ثابت کرنے کے لئے جو گراں بہا لٹریچر تیار کیا اس کی عظمت و اہمیت کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کی وفات پر غیر از جماعت احباب نے بھی یہ اعتراف کیا کہ:-

۱۔ "مرحوم کی وہ اعلےٰ خدمات جو اسنے ---- عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کردی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی ---- بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا۔"

(مرزا حیرت دہلوی از کرزن گزٹ یکم جون ۱۹۰۸ء)

۲۔ "مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں .. --- کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کرچکا ہے ---- اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کرچکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔"

(اخبار وکیل امرتسر)

یہی وہ انقلاب انگیز لٹریچر ہے جسکی یورپ اور افریقہ میں اشاعت کی وجہ سے وہاں کے عیسائی حلقوں میں اپنی شکست اور اسلام کی فتح کا احساس پیدا ہوچکا ہے اور وہی لوگ جو پہلے یہ خواب دیکھا کرتے تھے کہ

"صلیب کی چمک صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی خداوند یسوع مسیح کے شاگردوں کے ذریعہ مکہ اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگی۔"

(مشہور امریکن پادری جان ہنری بیروز کی تقریر)

وہی اب یہ کہنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ

"اسلام کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کو اور اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو معمولی خیال نہ کرو اگر یورپ نے پھر سے ایک دفعہ پورے طور پر متحد ہو کر مسلمانوں کا جن میں جماعت احمدیہ سب سے زیادہ طاقت والی مشینری ہے ڈٹ کر مقابلہ نہ کیا تو (اسلام کا) یہ سیلاب اب رکنے والا نہیں ہے۔"

(روزنامہ Edee che Courent ہالینڈ ۱۱۔ اکتوبر ۵۸ء)

انتہائی افسوس حیرت اور تعجب کا مقام ہے کہ جو عظیم الشان لٹریچر یورپ میں عیسائیت کو شکست دے رہا ہے اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا موجب بن رہا ہے آج اسے دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت پاکستان میں ضبط کئے جانے کے قابل سمجھا جارہا ہے۔ اور یہ اقدام عین ایسے وقت کیا جارہا ہے جبکہ ملک کے طول و عرض میں اسلام کے خلاف عیسائیت کی سرگرمیاں زور و شور سے جاری ہیں اور مسلمانوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جارہا ہے کہ ان سرگرمیوں کے ازالہ کے لئے موثر کارروائی کی جائے --- یہ اقدام یقیناً عیسائیت کے حملوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کو نہتا کردینے کے مترادف ہے!!

احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی کا اعتراف

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے اسلامی اکیڈیمی ڈھاکہ کی ایک استقبالیہ تقریب میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

"اسلام اپنی روحانی اقدار کی بناء پر پھیلا ہے اور آج بھی افریقہ میں یہی کچھ ہو رہا ہے جہاں مٹھی بھر مسلمان مبلغ جنکے وسائل بہت محدود ہیں بے شمار لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کر رہے ہیں۔"

(کوہستان لاہور ۹ مئی ۱۹۶۳ء ص ۳)

افریقہ کے مٹھی بھر احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی اور انکی کامیابی کا یہ اعتراف ان احباب کے لئے تو یقیناً نہایت خوشی کا موجب ہوگا جو سچے دل سے دنیا میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے متمنی ہیں۔ البتہ ان لوگوں کو غالباً یہ تذکرہ پسند نہیں آئے گا جنہیں جماعت احمدیہ کے ساتھ خدا واسطے کا بیر ہے جنہیں اسلام کا نہیں بلکہ اسلام کے نام پر سیاسی اقتدار حاصل کرنے کا زیادہ فکر ہے اور جن کا یہ عقیدہ ہے کہ اسلام اپنی روحانی اقدار سے نہیں پھیلا بلکہ

"جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعئ اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی ---- تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا ... عرب کی طرح دوسرے ممالک نے بھی جو اسلام کو اس سرعت سے قبول کیا ... تو اسکی وجہ بھی یہی تھی کہ اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کردیا جو دلوں پر پڑے ہوئے تھے۔"

(الجہاد فی الاسلام مصنفہ مودودی صاحب)

مسلمانوں سے اتحاد کی اپیل

کوہستان ۲۹۔ اپریل کے مراسلات کے کالم میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت ذیل کا خط شائع ہوا ہے:-

"آج کل دین اسلام کو مختلف منڈیوں میں تقسیم کردیا گیا ہے اور ہر ایک اجارہ دار اسلام کے نام پر منافرت اور دشمنی کا بیج بو رہا ہے جس کی وجہ سے باپ بیٹے سے متنفر اور بھائی بھائی کا دشمن نظر آرہا ہے یہ تاجر پیشہ لوگ محض اپنی دکان چمکانے کی خاطر اسلام کی خدمت کی بجائے اس کی جڑیں کاٹ رہے ہیں۔

میں علماء دین سے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں استدعا کرتا ہوں کہ وہ وقت کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے قوم کو تباہی و بربادی سے بچالیں۔"

(ملک محمد شفیع بھٹہ بی اے سٹوڈنٹ فاضل پور)

خط کا لفظ لفظ بلاشبہ اس قابل ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور وقت کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کی جائے لیکن افسوس ہے کہ جن اصحاب سے یہ اپیل کی گئی ہے ان سے یہ توقع بے سود ہے کہ وہ اس پر کان دھریں گے کیونکہ بقول علامہ اقبال ؎

دین ملا فی سبیل اللہ فساد

انتہائی افسوسناک حادثہ

ربوہ --- مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۳ء کو عید الاضحیٰ کے روز چھ بجے شام دریائے چناب پر ایک افسوسناک حادثہ پیش آیا جس میں تین بچے دریائے چناب میں ڈوب جانے کے باعث فوت ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان تینوں بچوں کے نام سید نعیم احمد ابن مکرم سید محمد یونس صاحب، ظریف احمد ابن مکرم شریف احمد خاں صاحب اور شمس الحق ابن مکرم مولوی نور الحق صاحب انور مبلغ مشرقی افریقہ ہیں۔ سعید احمد خاں بھی ان بچوں کے ہمراہ تھے انہوں نے دریا میں چھلانگ لگا کر انہیں بچانے کی کوشش کی لیکن خود بھی ڈوب گئے تاہم فضل عمر ہسپتال میں مصنوعی تنفس اور ضروری طبی امداد سے وہ ہوش میں آگئے اور ان کی جان بچ گئی۔ باقی تین بچوں میں سے عزیز شمس الحق کی تو لاش ہی برآمد نہ ہوسکی اور باقی دو بچے سید نعیم احمد اور ظریف احمد خاں جنہیں دریا میں سے نکال لیا گیا تھا فضل عمر ہسپتال میں طبی امداد اور ہر ممکن کوشش کے باوجود جانبر نہ ہوسکے۔

اس حادثہ کی اطلاع ملنے پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ، محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلےٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید اور محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے فوراً ہسپتال پہنچ کر بچوں کی جانیں بچانے کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں اور ورثاء کے ساتھ گہری ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

یہ حادثہ مرحوم بچوں کے والدین اور دیگر متعلقین کے لئے بہت جانکاہ صدمہ کی حیثیت رکھتا ہے بالخصوص مکرم مولوی نور الحق صاحب انور کے بچے عزیز شمس الحق کی وفات اور لاش کا برآمد نہ ہونا از حد غم و اندوہ کا باعث ہے۔ نیز یہ امر اس حادثہ کی جانکاہی کو اور بھی بڑھانے والا ہے کہ مکرم مولوی صاحب موصوف گزشتہ کئی سال سے بسلسلہ تبلیغ مشرقی افریقہ میں ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں یہ حادثۂ عظیم رونما ہوا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم بچوں کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور نعم البدل کے طور پر اپنے بے شمار افضال و انعامات سے نوازے اور صبر و رضا کا نمونہ دکھانے پر اجر عظیم بخشے۔ آمین۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کرنیکا حکم عیسائیت کو فروغ دینے اور اسلام کے دفاع کو کمزور کرنے کا باعث ہوگا

جو لٹریچر یورپ میں اسلام کی ترقی اور اشاعت کا باعث بن رہا ہے اسے پاکستان میں ضبط کیا جا رہا ہے

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی قرار داد

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ اس خبر پر کہ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور حکومت کے اس اقدام کو غیر منصفانہ وغیر دانشمندانہ اور مذہبی معاملات میں مداخلت قرار دیتی ہے اور پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت اپنے اس فیصلہ کو بلاتاخیر واپس لیلے۔

مجلس عاملہ کے نزدیک حکومت مغربی پاکستان کا یہ فیصلہ اسلام اور پاکستان کے لئے عظیم خطرہ کا پیش خیمہ ہے۔ کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ اس کے نتیجہ میں عیسائیت کے فروغ میں مدد ملے گی اور اسلام کا دفاع کمزور ہو جائیگا۔

کتاب مذکور جو حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کی ہے آج سے ۶۵ سال قبل لکھکر شائع کی گئی تھی اور وقتاً فوقتاً اس کے بہت سے ایڈیشن قیام پاکستان سے قبل اور بعد شائع ہوتے رہے ہیں۔ انگریزی عہد حکومت میں اس کتاب کا انگریزی ترجمہ بکثرت انگلستان اور امریکہ جیسے متعصب عیسائی ممالک میں بھی پھیلایا گیا تھا۔ حکومت مغربی پاکستان نے ایک ایسی کتاب ضبط کر کے جو قیام پاکستان سے بہت عرصہ قبل شائع ہو کر دنیا کے مختلف ممالک میں رائج ہو چکی تھی۔ ایک ایسا دروازہ کھولا ہے جو حکومت اور وطن عزیز کے لئے خطرناک نتائج اور مشکلات کا باعث ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ وطن عزیز میں مختلف مذاہب کے لوگ رہتے ہیں اور خود پاکستان کے مسلمان مختلف فرقوں اور مکاتیب فکر سے وابستہ ہیں۔ جن کے عقائد و خیالات میں باہمی اختلاف ہے اگر ان مذاہب اور فرقوں کے بزرگوں کی ایسی کتب جو قیام پاکستان سے سالہا سال قبل شائع اور رائج ہو چکی تھیں ضبط کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا تو حکومت ایسے مخمصہ میں پھنس جائے گی جس سے نکلنا ناممکن ہوگا۔ اگر آج احمدی مسلمانوں کے امام کی کتاب کو اس بناء پر ضبط کیا جاتا ہے کہ اس سے عیسائیوں کی دلشکنی ہوتی ہے تو کل مسلمانوں کا بھی حق ہوگا کہ وہ یہ مطالبہ کریں کہ عیسائیوں کی مذہبی کتب پرانا و نیا عہد نامہ کو ضبط کر دیا جائے کیونکہ ان میں مسلمانوں کے مقدس انبیاء حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت لوطؑ۔ حضرت داؤدؑ۔ حضرت ہارونؑ۔ حضرت سلیمانؑ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو نعوذ باللہ جھوٹا شرابی - زانی - شرکش - خائن - گنہگار اور لعنتی قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح مختلف فرقوں کی طرف سے یہ مطالبہ شروع ہو جائیگا کہ دوسرے فرقہ کے بزرگوں اور اماموں کی کتابیں جو قیام پاکستان سے قبل چھپ کر شائع ہو چکی ہیں۔ ان کی دلآزاری کا باعث ہیں۔ اس لئے ان کو ضبط کر لیا جائے۔ اب حکومت خوب سوچ لے کہ حکومت کے اس اقدام سے مذہبی مناقشت اور تنازعہ کا ایک ایسا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ جو کہیں جا کر ختم ہونے کا نام نہ لے گا۔

حکومت مغربی پاکستان نے جس کتاب کو ضبط کیا ہے وہ ایک عیسائی کے چند سوالوں کے جواب میں تحریر ہوئی تھی۔ ان سوالوں کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ انفسنا پر یسوع ناصریؑ کی برتری ثابت کی جائے۔ اس کتاب میں ان سوالات کو رد کر کے عیسائیت کی تعلیم پر مضبوط روحانی اور عقلی اعتراضات کئے گئے ہیں اور یسوع ناصری کے مقابلہ میں ہمارے سید و مولیٰ افضل الرسل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور برتر مرتبہ کو ظاہر کیا گیا ہے اور انجیل کی تعلیم پر قرآن مجید کی فوقیت بتلائی گئی ہے اور یہ کتاب آج سے ۶۵ سال قبل ملکہ وکٹوریہ کے عہد میں شائع ہوئی تھی۔ جس کو عیسائیوں نے دین کی حامی کا لقب دے رکھا تھا۔ پچاس سال تک عیسائی حکومت کے زمانہ میں یہ کتاب شائع ہوتی رہی۔ مگر اتنے لمبے عرصہ میں بھی اس کو عیسائی حکومت نے ضبط کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہم اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جب عیسائی حکومت اور عیسائی بادشاہوں نے جو حامیٔ دین عیسوی سمجھے جاتے تھے۔ اس کتاب کو قابل ضبطی نہیں سمجھا تو اب کس بناء پر حکومت مغربی پاکستان نے اس کو ضبط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

حکومت مغربی پاکستان کے اعلان میں کتاب موصوف کی ضبطی کی وجہ یہ بتلائی گئی ہے کہ اس سے مذہبی تنازعہ اور بدامنی کا اندیشہ ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ یہ کتاب گذشتہ ۶۵ سال سے شائع ہو رہی ہے اور اس عرصہ میں کبھی اس کتاب سے ملکی امن کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ نہ ہی اس کے نتیجہ میں کوئی فرقہ وارانہ تنازعہ ہوا ہے۔ اس لمبے عرصہ میں کسی عیسائی لیڈر یا وارڈ نے پبلک میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بناء پر اس کی ضبطی کا مطالبہ نہیں کیا۔ پس اس کتاب کی ضبطی کی جو وجہ سرکاری اعلان میں بتائی گئی ہے وہ قطعاً حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

گذشتہ چند سال سے غیر ملکی امداد کے ساتھ ساتھ وطن عزیز پاکستان میں گندم کے ساتھ گھن کی طرح مسیحی پادریوں کی تبلیغی سرگرمیاں تیز تر ہو گئی ہیں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت میں فرزندان توحید کو تثلیث کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ ہمارے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں) کے عشاق کو یسوع ناصری کا تابع بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ قرآن مجید کے ماننے والوں کو انجیل کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ پاکستان کے ہر گوشہ میں عیسائیت کی اس سرگرمی کے خلاف صدائے احتجاج بلند ہو رہی ہے اور قومی اسمبلی میں اور قومی اسمبلی کے باہر عیسائیوں کی بعض ناجائز سرگرمیوں کی بناء پر اضطراب کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ مگر حکومت مغربی پاکستان نے اس عوامی مطالبہ کی طرف توجہ دینے کی بجائے ایک ایسی کتاب پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جس میں عیسائیت کے خلاف مضبوط دلائل دئے گئے ہیں اور اسلام اور قرآن مجید اور شاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم فداہ انفسنا کی صداقت ثابت کی گئی ہے۔

ہمیں تعجب ہوتا ہے کہ ایک طرف تو مغربی پاکستان سے گئے ہوئے اسلامی مجاہد یورپ اور افریقہ اور امریکہ میں کتاب مذکور کے ذریعہ عیسائیت پر بھرپور حملہ کر رہے ہیں۔ اور اس کتاب میں دئے گئے دلائل کے ذریعہ عیسائیوں سے اسلام کی صداقت منوا رہے ہیں اور اس کتاب میں عیسائیت پر جو تنقید کی گئی ہے۔ اس کی روشنی میں وہ دنیا بھر کے عیسائیوں کو عیسائیت کی تاریکی سے نکال رہے ہیں مگر دوسری طرف خود مغربی پاکستان میں اس کتاب کو ضبط کر لیا گیا ہے وہ لوگ جو اس کتاب اور اس جیسی دوسری کتابوں کے ذریعہ بیرونی ممالک میں اسلام کی صداقت کو قبول کرتے ہیں اس کتاب کو ضبط کرنے والی حکومت کے متعلق کیا خیال کریں گے؟

یہ کتاب جو حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی علیہ السلام کی تصنیف ہے اور جماعت احمدیہ ایک بین الاقوامی جماعت ہے اس کی شاخیں دنیا کے گوشہ گوشہ میں قائم ہو چکی ہیں۔ زمین کے کناروں تک اس جماعت کے ذریعہ اللہ اکبر کی صدا بلند ہو رہی ہے کرۂ ارض کے ہر حصہ میں اس جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں کے ذریعہ دنیا کی ہر نسل کے لوگ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ انفسنا کی غلامی میں داخل ہو رہے ہیں۔ حکومت مغربی پاکستان نے اس بین الاقوامی جماعت کے امام کی کتاب ضبط کر کے یورپ اور افریقہ اور ایشیا اور امریکہ اور دنیا کے ہر گوشہ کے احمدی مسلمانوں کا دل زخمی کیا ہے۔

ہر شخص جانتا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک امن پسند اور قانون کا احترام کرنے والی جماعت ہے وہ حکومت وقت سے تعاون کرنا خدا اور اسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی و ابی کا حکم سمجھتی ہے۔ جماعت احمدیہ نے کبھی فتنہ و فساد میں حصہ نہیں لیا۔ اور مخالفین کی ملامت اور استہزاء کے باوجود اپنے اصول کی بناء پر ہمیشہ حکومت وقت سے تعاون کیا ہے اور اب اس دور میں جبکہ ملکی اور بین الاقوامی حالات کی بناء پر حکومت اہالیان پاکستان کے زیادہ سے زیادہ تعاون اور تائید کی محتاج ہے حکومت مغربی پاکستان نے کتاب مذکور کو ضبط کر کے لاکھوں امن پسند اور تعاون کرنیوالے شہریوں کے جذبات کو شدید مجروح کیا ہے جو کسی طرح بھی ایک دانشمند حکومت کے شایان شان نہیں۔

یہ بات کسی سے مخفی نہیں کہ برصغیر ہند و پاکستان پر انگریزی حکومت کے قیام کے ساتھ ہی پادریوں نے اسلام پر زبردست حملے شروع کر دئے تھے۔ اور اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ارواحنا پر نہایت ناپاک الزام لگائے اور قرآن مجید کی پاک تعلیم کا تمسخر اڑایا۔ اور اس مقصد کے لئے وہ شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں پھیل گئے ہر جگہ انہوں نے مشن ہسپتال کھولے اور سکول قائم کئے اور کروڑوں کتابیں۔ رسالے اور پمفلٹ اسلام کے خلاف شائع کئے ہزاروں مسلمان ان کے زیر اثر آ گئے۔ بیسیوں مولوی کہلانیوالے پادری بن گئے اس خطرناک حالت کو دیکھ کر خدا کے ایک مجاہد بندہ کے دل میں درد اٹھا۔ خدا کا یہ مجاہد بندہ خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مخمور تھا۔ اس نے یہ نعرہ بلند کیا۔

> بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
>
> گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور خدا کے اس مجاہد بندہ نے اسلام کے دفاع کا عظیم الشان کام شروع کیا اور خدا کے پاک رسول محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرنیوالوں کو دندان شکن جواب دئے خدا نے بھی اپنے اس بندہ کو نوازا اور اپنے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفوسنا کی پیشگوئی کے مطابق کسر صلیب کا کام اسکے سپرد کیا۔ پس یہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کسی عام انسان کی کتاب نہیں۔ بلکہ خدا کے ایک مرد کی کتاب ہے۔

ان تمام وجوہ کی بناء پر ہم حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اس فیصلہ کو جو بغیر سوچے سمجھے کیا گیا ہے کسی مزید تاخیر کے بغیر واپس لے کر دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلے ہوئے احمدی مسلمانوں کے زخمی قلوب کی دلدہی کرے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصنیف کی ضبطی پر پاکستان کے طول و عرض میں شدید بے چینی اور اضطراب کی لہر

اسلام اور وطن عزیز کا مفاد مقتضی ہے کہ اس حکم کو فوراً واپس لیا جائے

احمدی جماعتوں کی احتجاجی قرار دادیں

جماعت احمدیہ جھنگ

جماعت احمدیہ جھنگ صدر کا یہ اجتماع حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کو حکومت مغربی پاکستان کے ضبط کرنے کے اقدام پر سخت احتجاج اور اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کے اس فعل کو غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ قرار دیتا ہے۔ ایک اسلامی حکومت کا ایک ایسی کتاب کو ضبط کرنا جو اسلام کے دفاع کے لئے اب سے قریباً ۶۵ (پینسٹھ) سال قبل لکھی جا کر متعدد بار شائع ہو کر ساری دنیا میں شائع ہو چکی ہو نہایت درجہ حیران کن ہے حکومت کے اس اقدام سے ایک بین الاقوامی مذہبی جماعت کے مخلصانہ جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں اپنے اس حکم کو منسوخ کر دے۔

(امیر جماعت احمدیہ گھسیانہ ضلع جھنگ)

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ اپنے اس ہنگامی اور غیر معمولی اجلاس میں اس قرارداد کے ذریعہ حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر احتجاج کرتے ہوئے گہری تشویش دکھ۔ اور اضطراب کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت نے ہماری جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

یہ کتاب سراج الدین عیسائی کے اسلام پر گندے اور سخت گراہ کن اعتراضات کے جواب میں ۱۸۹۷ء میں یعنی آج سے ۶۵ سال قبل لکھی گئی اس میں اسلام اور قرآن پاک کی فضیلت اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کو دلائل اور حقائق سے ثابت کیا گیا ہے۔ انگریزی دور حکومت میں بھی اور اس کے بعد بھی اس کتاب کے کئی ایڈیشن چھپ کر دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ ہزاروں اور لاکھوں افراد نے اسے پڑھا۔ مگر کسی نے بھی اس کے متعلق کوئی شکایت نہیں کی۔ نہ ہی عیسائی حکومت نے اسے قابل اعتراض اور آئین کے سخت

بنیاد ہی اس بات پر ہے کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت مسیح کو فوقیت حاصل ہے

قرار دیا۔ آج ہماری اسلامی حکومت کا اسکو ضبط کرنا نہ صرف ایک پُرامن جماعت کے ساتھ ناانصافی ہے بلکہ یہ ایک غیر قانونی اور بے موقع اقدام سراسر ظلم ہے۔ اور ہزاروں نہیں بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے لاکھوں احمدیوں کے دلوں کو مجروح کرنے والا اور ان میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے والا اقدام ہے۔ اور حقیقت میں ان کے مذہبی معاملات میں مداخلت کی حیثیت رکھتا ہے۔

پس ہم ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ حکومت سے پر زور احتجاج کرتے ہوئے اپیل کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور اس ضبطی کے حکم کو منسوخ کر کے ہمارے اضطراب اور بے چینی کو دور کیا جائے۔ اور ہماری داد رسی کی جائے۔ کیونکہ اسی میں حکومت کی نیک نامی اور انصاف پروری ہے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ

جماعت احمدیہ سرگودہا

ہم ممبران جماعت احمدیہ سرگودہا حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کیا گیا ہے شدید احتجاج اور انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔

کتاب مذکور جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے ایک عیسائی لیڈر کے سوالوں کے جوابات پر مشتمل ہے جو کہ آج سے تقریباً پینسٹھ برس قبل اسلام کے دفاع میں شائع کی گئی۔ اس وقت تک اس کتاب کے کئی ایڈیشن مختلف زبانوں میں بیرونی ممالک اور ہندو پاکستان میں شائع ہو چکے ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ غیر منقسم ہندوستان کی عیسائی حکومت جو کہ پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی ہر طرح سے سرپرستی کرتی تھی۔ اس کو تو ضرورت پیش نہ آئی لیکن دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اسلامی جمہوریہ نے یہ کتابچہ ضبط کرنے کے احکام صادر کئے۔

ہم متعلقہ حکام سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ فوری طور پر اس کا تدارک کر کے کتابچہ کی ضبطی کے احکام کو منسوخ فرمائیں۔ اس امر کا اظہار بے جا نہ ہوگا کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ کو ہم مامور من اللہ مانتے ہیں۔ اور ان کا کلام ہمارے لئے بے حد احترام کا حامل ہے۔ لہذا گورنمنٹ کا ایسا اقدام مداخلت فی الدین سے کم نہیں۔ اور اس سے لاکھوں امن پسند شہریوں کے دل مجروح ہوتے ہیں۔ لہذا جلد تا خیر ضبطی کے احکام منسوخ فرمائے جائیں۔

محمود الحسن قریشی

سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ سرگودہا

جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر

مورخہ ۱۰-۵-۶۳ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ مظفر آباد کا ایک خصوصی اجلاس مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کی ضبطی کا حکم دیا گیا ہے احتجاج کرنے کے لئے منعقد ہوا جس میں حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کو غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ اور مذہبی معاملات میں مداخلت کے مترادف قرار دیا گیا۔ جس سے جماعت احمدیہ کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں۔ عیسائی حکومت میں اس کتاب کو فرقہ وارانہ کشیدگی اور منافرت کا باعث قرار نہ دیا گیا۔ آج جبکہ اس کتاب کو شائع ہوئے کم و بیش ۶۶ سال گذر چکے ہیں اور آج تک اس کے کئی ایڈیشن اردو اور انگریزی میں چھپ کر دنیا کے گوشہ گوشہ میں تقسیم ہو چکے ہیں۔ نہ معلوم آج پون صدی کے بعد اسلامی حکومت میں اس کتاب کو فرقہ وارانہ منافرت کا باعث کیوں قرار دے کر ضبط کیا گیا ہے۔ جبکہ یہ کتاب اسلام کی تائید میں عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب میں شائع کی گئی تھی۔

متفقہ طور پر پاس ہوا کہ حکومت مغربی پاکستان کو اس سراسر غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ فعل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے پُرزور احتجاج کیا جاوے۔ اور حکومت سے اپیل کی جاوے کہ وہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے کر جماعت احمدیہ کے مجروح دلوں کے لئے تسکین کا باعث بنے۔ ممبران جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر

جماعت احمدیہ راولپنڈی

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ خصوصی اجلاس حکومت پاکستان کے حالیہ حکم درباره ضبطی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" مصنفہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (مسیح موعود و مہدی مسعود) کو نہایت غیر منصفانہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حکومت کے اس فیصلہ کے خلاف پُرزور احتجاج کرتا ہے کیونکہ:۔

(۱) ہمارے نزدیک یہ کتاب ایک مامور من اللہ کی تصنیف ہے اور اس کی ضبطی کا حکم دینا مداخلت فی الدین ہے۔

(۲) یہ کتاب آج سے ۶۶ سال قبل ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔ اس کے قریباً سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہوئے ہیں۔ اور ہزاروں کی تعداد میں دنیا کے مختلف ممالک میں پھیل چکی ہے۔

(۳) ہندوستانی عیسائی حکومت کے ۵۰ سالہ دور میں یہ کتاب تین دفعہ شائع ہوئی۔ لیکن عیسائی حکومت نے جن کے مذہب کے بارے میں یہ کتاب لکھی گئی تھی اسکو قابل اعتراض نہ سمجھا۔ اور نہ ہی دنیا کے کسی اور عیسائی ملک نے جہاں پر بھی اس کتاب کی اشاعت ہوئی اسے قابل اعتراض نہ جانا۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ پاکستان کی اسلامی حکومت نے اس کتاب کو جو اسلام کی حمایت میں لکھی گئی ہے قابل ضبطی قرار دیا ہے۔ (۴) جیسا کہ اس کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ کتاب ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب میں لکھی گئی تھی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیل کے حوالوں سے جوابات دیئے ہیں اگر یہ جوابات قابل ضبطی ہیں تو انجیل بدرجہ اولیٰ قابل ضبطی ٹھہرتی ہے۔ لہذا مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ اس غیر منصفانہ اور غیر ضروری۔ غیر دانشمندانہ فیصلہ کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔ اراکین انجمن احمدیہ راولپنڈی

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ضلع ہزارہ کا غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" کے ضبط کئے جانے کا جو حکم دیا ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ اس حکم کو سراسر بے انصافی پر مبنی سمجھتے ہیں آج ۶۵ سال کے بعد ایک اسلامی حکومت کو معلوم یہ خیال کیونکر پیدا ہوا کہ اس کتاب سے منافرت کے جذبات پیدا ہونے کا احتمال ہے جبکہ انگریزی حکومت نے باوجود عیسائیت کے پیرو ہونے کے اس کو منافرت انگیز نہ سمجھا۔ ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام ایک غیر دانشمندانہ ہے کیونکہ ایسی کتاب کی ضبطی سے عیسائیت کی تبلیغ کو زیادہ وسعت ہو گی۔

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں میں

بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی جماعتوں کی فہرست

(مکرم ناظر صاحب بیت المال)

صدر انجمن احمدیہ کے ۳۰ر اپریل ۱۹۶۳ء کو ختم ہونے والے مالی سال میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر غیر معمولی کرم کیا ہے۔ اور انجمن کے لازمی چندوں یعنی زکوٰۃ۔ چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی سال ۶۳-۱۹۶۲ء کی وصولی (۱۶۹۳۸۹۶ روپے) اس سے پہلے سال یعنی ۶۲-۱۹۶۱ء کی انہیں چندوں کی وصولی (۱۴۹۳۵۲۸ روپے) سے بقدر دو لاکھ روپے (۲۰۰۳۶۸ روپے) زیادہ ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

جن جماعتوں نے اس بارہ میں نمایاں طور پر کامیاب جدوجہد کی ہے۔ ان کی فہرستیں دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ احباب کی اطلاع کے لئے پہلی فہرست درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے التماس ہے۔ کہ وہ بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان جماعتوں کے احباب اور عہدہ داروں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔ اور انہیں ہمیشہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیش از بیش خدمت کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

۱۔ فہرست جماعت ہائے احمدیہ جن کی چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ ہر دو مدات کی وصولی نہایت ہی اعلیٰ یعنی سو فی صدی یا اس سے بھی اوپر ہے۔ اور جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کے کوئی بقائے نہیں یا بہت معمولی بقائے ہیں۔

ضلع جھنگ :۔ دار العدر غربی ربوہ۔ دار النصر شرقی ربوہ

ضلع سرگودھا :۔ خوشاب۔ چک ۹۹ شمالی

ضلع لائلپور :۔ چک ۹ گ ب رتی۔ چک ۹۹ گ ب مریج۔ چک ۶۰ ر ب کھیم سنگھ والا۔ تاندلیانوالہ چک ۱۳۲ گ ب جوگندر سنگھ والی۔

ضلع لاہور :۔ دہلی دروازہ لاہور۔ ماڈل ٹاؤن لاہور۔ کوچہ چابکسواراں لاہور۔ کماس

ضلع شیخوپورہ :۔ چک ۹ نواں کوٹ۔ کوبر۔ چک ۱۲۰ بھیک۔ شاہ کوٹ۔

ضلع گوجرانوالہ :۔ مانگٹ اونچے۔ بھاکا بھٹیاں۔ وزیر آباد۔ اکال گڑھ۔ ہیلکے۔ گرمولہ ورکاں

ضلع سیالکوٹ :۔ چھور کاہلوں۔ چندر کے منگولے۔ آلو تھاضیاں۔

ضلع گجرات :۔ ملکوال۔ بھلیسر۔ ضلع جہلم :۔ خان پور

آزاد کشمیر :۔ چرناڑی۔ ضلع اٹک :۔ کوٹ فتح خاں۔ لارنس پور

ضلع پشاور :۔ پیتی ضلع کوہاٹ :۔ پارہ چنار ضلع مظفر گڑھ :۔ بخنوئی

ضلع ملتان :۔ لودھراں۔ چک ۳۹۰/WB۔ سرائے سدھو۔ ضلع منٹگمری :۔ دیپالپور۔ ایل پلاٹ

ضلع بہاولنگر :۔ بہاولنگر شہر ضلع رحیم یار خان :۔ چک ۱۲۳/۴۲ فیروزہ

ضلع سکھر :۔ سکھر شہر ضلع خیرپور :۔ صوبو ڈیرہ

ضلع نواب شاہ :۔ قمر آباد۔ جمال پور۔ چک ۲۱ دودو۔ دریا خان مری۔ کنڈیارو۔ دیہہ چھٹیا۔ کمال ڈیرہ۔ قاضی احمد۔ بھریا روڈ۔

ضلع لاڑکانہ :۔ لاڑکانہ شہر ضلع دادو :۔ رادھن

ضلع تھرپارکر :۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ نور نگر فارم۔ پھیرو چیچی (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرا بیٹا عزیز ناصر احمد کو عید کی شام کو بجلی کا جھٹکا لگنے سے انگلی میں شدید زخم ہو گیا ہے اور بائیں بازو میں درد شروع ہو گئی ہے جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عزیز کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

۲۔ میرے تایا میاں کمال الدین صاحب بعارضہ یرقان بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں احباب کرام سے اور درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرماوے۔ (الیاس احمد ابن میاں محمد یعقوب صاحب انسپکٹر وقف جدید)

۳۔ خاکسار بائیں آنکھ کا اپریشن کرا رہا ہے۔ احباب بینائی کی بحالی کے لئے دعا کریں۔

(خاکسار فتح محمد شرما از کراچی)

۴۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ امۃ الکریم بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔"

(مبارک احمد بقاپوری ایبے سینیا لائنز کراچی)

کراچی میں معلّمین اور معلّمات کی ضرورت

احباب جماعت یہ سن کر خوش ہوں گے کہ جماعت کراچی تعلیم الاسلام ہائی سکول (مردانہ) اور تعلیم الاسلام پرائمری سکول (زنانہ) یکم جولائی ۱۹۶۳ء سے جاری کر رہی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل کوالیفکیشن کا سٹاف درکار ہے۔ تنخواہ اور گرانی الاؤنس گورنمنٹ مغربی پاکستان کے منظور شدہ سکیل کے مطابق دیا جائے گا۔ P-F کی سہولت زیر غور ہے رہائش کے لئے معلمین اور معلمات کو خود انتظام کرنا ہوگا۔ مقامی جماعت حتی الوسع پوری امداد کرے گی۔

خواہشمند احباب جلد اپنی درخواستیں سیکرٹری تعلیم احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن احمدیہ ہال میگزین لائن کراچی نمبر ۳ کے نام بھجوا دیں۔ امراء جماعت کی سفارش کے ساتھ۔ یہ سٹاف ۱۰ جولائی ۱۹۶۳ء سے درکار ہوگا۔

سٹاف برائے تعلیم الاسلام ہائی سکول فار بوائز

ایک ہیڈ ماسٹر ٹرینڈ گریجوایٹ بی اے بی ٹی۔ بی ایڈ

ایک فرسٹ اسسٹنٹ ٹرینڈ گریجویٹ۔ بی اے بی ٹی۔ بی ایڈ

ایک سائنس ٹیچر ٹرینڈ سائنس گریجویٹ بی ایس سی

ایک ٹیچر برائے عربی فارسی۔ (محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان کی منظور شدہ اسناد کے ساتھ)

ایک ٹیچر ٹرینڈ انٹرمیڈیٹ سی ٹی FA-CT

ایک ڈرائینگ ماسٹر (محکمہ تعلیم حکومت مغربی پاکستان کی منظور شدہ اسناد کے ساتھ

سٹاف برائے تعلیم الاسلام گرلز پرائمری سکول

ایک ہیڈ مسٹرس ایف اے سی ٹی۔ سات معلمات ٹرینڈ میٹرک پاس۔

(میٹرک پاس ایس وی یا میٹرک جے وی)

(ناظر تعلیم ربوہ)

تصحیح

ایک اعلان "بچوں میں اپنے جیب خرچ سے مالی خدمت بجا لانے کا خوشکن رجحان" اخبار الفضل مورخہ ۹ مئی ۱۹۶۳ء صفحہ ۶ پر شائع ہوا ہے۔ اس کے شمارہ ۲۰ پر لکھا ہوا نام غلط شائع ہو گیا ہے۔ درست نام حسب ذیل ہے۔

" عزیز مرزا تسلیم احمد ابن محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید۔

وکیل المال اول تحریک جدید

جماعت احمدیہ کے نزدیک حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ مقدس ہے

آپ کی کتاب پر ناروا پابندی کے حکم سے ہمارے مذہبی جذبات ازحد مجروح ہوئے ہیں

ضبطی کے حکم کے خلاف مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی احتجاجی قرارداد

ربوہ — حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرنے سے متعلق حکومتِ مغربی پاکستان نے جو حکم جاری کیا ہے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ نے اس کے خلاف پُرزور احتجاج کیا ہے۔ اس ضمن میں مجلس عاملہ نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۳ مئی ۱۹۶۳ء میں جو قرارداد منظور کی اس کا متن درج ذیل ہے:-

(۱) مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ جو کہ چالیس سال سے زائد عمر کے احمدیوں کی بین الاقوامی تنظیم ہے کا یہ اجلاس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے حکم کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے دلی اضطراب اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے یہ اقدام سراسر غیر دانشمندانہ۔ غیر منصفانہ اور صریحاً مداخلت فی الدین کے مترادف ہے کیونکہ

(۱) یہ کتاب آج سے چھیاسٹھ برس قبل اسلام سے مرتد ہونے والے ایک شخص کے اعتراضات کے جواب میں اسلام کی فضیلت و برتری کے اظہار کے لئے لکھی گئی تھی۔ اس وقت سے لے کر آج تک اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو کر اکناف عالم میں پھیل چکے ہیں اور مسلمانوں کے علاوہ عیسائی حلقوں میں بھی اس کی بکثرت اشاعت ہوئی ہے (۲) انگریزوں کی عیسائی حکومت نے اسے کبھی قابل اعتراض سمجھا اور نہ ہی عیسائی حلقوں نے کبھی اس کے خلاف آواز بلند کی۔

(۳) جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ مقدس اور انتہائی عزت و احترام کا مستحق ہے لہٰذا حکومت کی طرف سے آپ کی کسی تحریر کے پڑھنے پر پابندی لگانا صریحاً مداخلت فی الدین ہے جس سے ہمارے مذہبی جذبات ازحد مجروح ہوتے ہیں۔

(۴) پاکستان کی اسلامی مملکت میں عیسائیوں کی تبلیغی سرگرمیاں پہلے ہی مسلمانوں کے لئے ازحد تشویش کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ ان حالات میں عیسائیوں کے اسلام پر اعتراضات کے جواب کو ضبط کرنا عیسائیت کے حملہ کے مقابل مسلمانوں کو نہتا کر دینے کے مترادف ہے جو کہ ہر لحاظ سے ملک و ملت کے مفاد کے خلاف ہے لہٰذا ہم حکومت سے پُرزور احتجاج کرتے ہوئے اس سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ فی الفور اس حکم کو منسوخ کرے اور اس طرح اس بے انصافی کا تدارک کرے جس نے جماعت احمدیہ میں جو کہ مذہباً حکومت کی وفادار اور امن پسند ہے شدید اضطراب اور بے چینی پیدا کر دی ہے۔

درخواست ہائے دعا

۱- اہلیہ صاحبہ مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب آف کوملیو سخت بیمار ہیں۔ ان کو امریکن ہسپتال لائلپور میں بغرض علاج داخل کیا گیا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا کرے آمین۔

۲- میرا بھائی امسال سیکنڈ ایر ایف اے کا امتحان دے رہا ہے۔ نیز بی اے فائنل کے امتحان میں مجھے بھی انگریزی کا پرچہ دینا ہے۔ علاوہ ازیں بعض اور عزیزوں نے مختلف امتحانات دئے ہوئے ہیں۔ میں اپنی اپنے بھائی اور تمام دیگر عزیزوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲ کرتی ہوں۔ (ماہ رخ پروین بنت سید بشیر احمد شاہ ربوہ)

۳- خاکسار عرصہ سے مرض تبخیر سے بیمار ہے اور بعض مشکلات میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت خدا تعالیٰ سے میری پریشانیوں کے دور ہونے اور کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (خاکسار ناصر احمد سیالی)

دعائے نعم البدل

مکرم منیر احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ کی اہلیہ صاحبہ ہمت سخت بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ مورخہ ۱۴ کو اپریشن سے پہلا بچہ پیدا ہوا جو تھوڑا عرصہ زندہ رہنے کے بعد وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت و بزرگان سلسلہ ان کی کامل و عاجل صحت یابی اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں

(بشیر احمد ادریس ربوہ)

(لیڈر بقیہ صفحہ ۲)

کا ایک ٹریکٹ پڑھا تھا جس میں ایک مسلمان عورت کا عیسائی ہونا اس وجہ سے بیان کیا گیا تھا کہ عیسائی عورت گرجوں وغیرہ میں بے پردہ آزادی سے آ جا سکتی ہے درآنحالیکہ مسلمان عورتیں مساجد میں اس آزادی سے آ جا نہیں سکتیں اس سے ظاہر ہے کہ عیسائی مشن کس طرح اسلامی اخلاق کی جڑیں کاٹ رہے ہیں اور ہماری عورتوں کے دلوں میں اپنی بے ہودہ آزادی کے جذبات ابھار کر ان کو بے حیا بنا رہے ہیں۔ پاکستان ایسے اسلامی ملک میں جلد از جلد اس کا تدارک ہونا چاہیئے۔ اور ایسا قانون بنانا چاہیئے کہ عیسائی عورتیں بھی نیم عریاں لباس پہن کر بازاروں اور گھروں میں نہ آ جا سکیں۔ اس سے قطعاً مداخلت فی الدین نہیں ہوتی۔ بے شرمی اور عریانی کے لباس کسی مذہب کے عقائد میں داخل نہیں ہو سکتے آج خود عیسائی ممالک بھی ان آزادیوں سے تنگ آ چکے ہیں اور عورتوں کے نیم عریاں لباسوں پر سخت نکتہ چینی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ہم کو ایک ایسا ملک دیا ہے۔ جس میں ہم اسلامی اخلاق کو قائم رکھ سکتے۔ اور اسلامی معاشرہ کو نشوونما دے سکتے ہیں۔ اس طرف سے غفلت یقیناً ہمارے لئے سم قاتل ثابت ہوگی۔ ہمارے بازار اور گلیاں کم سے کم ایسے پاکیزہ ہونے چاہئیں کہ اگر کوئی غیر مسلم بھی ان کو دیکھے تو حیرت زدہ رہ جائے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ٹینڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور ذیل کے ٹینڈروں کو ٹینڈر مطلوب ہیں۔

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر معہ سٹورز کی مختصر تعداد و تفصیل کے	ٹنڈر فارم کی قیمت معہ خرچ ڈاک و پیکنگ (ناقابل واپسی)	ڈرائنگز سپیسیفیکیشنز صرف دفتر زیر دستخطی سے درج ذیل قیمت کے عوض دستیاب ہو سکتے ہیں	تاریخ فروخت	مطلوبہ تاریخ و وقت	کھلنے کی تاریخ و وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱-	P8/138/1-63 مختلف اقسام کا اونی کپڑا ۱۰۱۰۳۰ گز	۲۵/- روپے	✓	۱۴ مئی ۱۹۶۳ء تا ۴ جون ۱۹۶۳ء	۵ جون ۱۹۶۳ء ۸ بجے	۵ جون ۱۹۶۳ء ۹ بجے

۲- ٹنڈر فارم (ناقابل انتقال) دفتر زیر دستخطی اور دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے تمام ایام کار میں ماسوائے جمعہ ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک مذکورہ بالا قیمت کے عوض بذریعہ نقد یا منی آرڈر ادا کرنے پر دستیاب ہو سکتے ہیں۔ پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بنک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید اور نیشنل سیونگ سرٹیفیکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارم کی قیمت کے طور پر قبول نہ ہوں گے۔ صرف انہی ٹنڈر فارموں پر آنے والی پیشکشوں پر غور ہوگا۔ ٹنڈر حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

اے حمید
چیف کنٹرولر آف پرچیز

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت مئی ۱۹۶۳ء کے متعلق

ضروری اعلان

ماہنامہ "انصار اللہ" کے جملہ خریدار صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بعض ناگزیر مجبوریوں کی وجہ سے "انصار اللہ" کا مئی ۱۹۶۳ء کا شمارہ وقت پر شائع نہیں ہو سکا ہے۔ یہ شمارہ ۱۵ مئی کی بجائے ماہ رواں کے آخری ہفتہ میں بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائے گا۔

(مینجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)